إن الصلوٰة تنهى عن الفحشاء والمنكر

احکام الطہارت

مطبع انوار محمدی میں بتعمیر درباری اہتمام سے چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ لا نبی بعدہ وصلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ اجمعین خاکسار محمد عبد الغفار جیوری عرض کرتا ہے کہ یہ رسالہ مسمی بہ احکام الطہارت خالصًا بغرض نفع عام واطلاع اہل اسلام تالیف کیا گیا اپنی تحقیق اور علم کے موافق مسائل کی صحت میں زیادہ احتیاط کی گئی ہے اور عبارت اردو بالکل عام فہم ہے تاکہ ہر شخص اچھی طرح سمجھ سکے اور توفیق عمل کی اللہ سے ہے جن کتابوں سے یہ رسالہ منتخب ہوا اونکے نام رسالہ کے آخر میں ہیں حضرات ناظرین کو اگر کسی مقام پر کچھ شبہ ہو اصل سے اطمینان کر لیں ۔ مقدمہ چونکہ اصل اسلام طہارت پر مبنی ہے اور پاکیزگی کی خوبیاں اور نجاست کی برائیاں عقلًا ونقلًا ظاہر کما قال سبحانہ تعالیٰ واللہ یحب المطہرین اللہ طہارت کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے الطہور شطر الایمان والوضوء ضیاء (دارمی شریف) یعنی طہارت نصف ایمان ہے اور وضو روشنی ہے

مختبر حدیثون مین آیا ہی کہ پیشاب سے بچو کہ عام عذاب قبر پیشاب سے ہے حضرت
ابن عمر سے کتاب شرح الصدر مین مروی ہے کہ آپکا ایک قبر پر گذر ہوا جس سے
آواز دردناک (بولی وما بول) کی آتی تھی آپنے دریافت کیا ایک بڑھی عورت
نے عرض کیا کہ یہ میرا شوہر ہے اور پیشاب سے پرہیز نہین کرتا تھا جبسے مرا ہی
اسی عذاب مین گرفتار ہی۔ پس یہ ایک مختصر مضمون طہارت و نجاست کا بیان
کیا گیا جس سے ثابت ہے کہ بعض صورتون مین اگرچہ نماز جائز ہو جاے مگر
بسبب خفیف نجاست یا بداحتیاطی کے گناہ باقی رہتا ہے انسان کو چاہیے
کہ طہارت شرعی کا اہتمام کرے مگر بیہودہ خیالات اور وہمون سے بچے اور
متکبرانہ نفاست کے درپے نہو وما توفیقی الا باللہ **اقسام و احکام**
نجاست نجاست کی دو قسمین ہین ۱۔ **غلیظہ** جیسے خون اور پیپ جبکہ نکل کر
بہے۔ اور قی اگر منہ بھر کے آئے۔ اور وہ شے جو پائخانے یا پیشاب کے مقام سے
نکلے۔ اور ہر نشے والی چیز جو بہنے والی ہو جیسے شراب تاڑی اور چارپایون کی
لید۔ اور فقط حرام گوشت چارپایون کا پیشاب۔ اور ہر جانور
جو بدون ذبح کے مرجاے۔ اور بیٹ اگندہ مرغ اور بطکا۔ اور درندے جانورونکا
جھوٹھا۔ اور انکا لعاب دہن اور پسینا وغیرہ اور خنزیر نجاست غلیظہ ہین
پس یہ اگر کثیف ہین جیسے پائخانہ وغیرہ تو بقدر درم یعنے ۳ ماشہ ایک رتی
معاف ہی اور اگر رقیق ہے جیسے پیشاب وغیرہ اسمین بقدار عرض کف معاف
ہے اور عرض کف کا صحیح اندازہ یہ ہے کہ جب ہتھیلی اچھی طرح پھیلائین اور
اوسمین پانی ڈالین جتنے دور پانی ٹھہر جاے وہی عرض کف ہی۔ ۲۔ **خفیفہ** جیسے
حلال گوشت جانورون اور گھوڑونکا پیشاب اور بیٹ اگندہ پرندگان حرام
گوشت کا یہ بقدر ربع پارچہ معاف ہے یعنے ایک بالشت لنبا چوڑا اوا منچ ہے

کہ نجاست غلیظہ ہو یا خفیفہ ضرورت اور مجبوری کی حالت میں اسقدر معاف ہے یعنے
نماز ہو جائیگی مگر مکروہ تحریمی ہوگی اور دور کرنا اس نجاست کا واجب ہوگا
اور عمداً جو شخص ایسا کریگا وہ گنہگار ہے مسئلہ نجاست خفیفہ پانی وغیرہ
کے حق میں مثل نجاست غلیظہ کے ہے یعنی تھوڑی نجاست بھی پانی کو نجس
کردیگی اور پینا اوسکا حرام ہے مسئلہ پیشاب کی چھوٹی چھوٹی چھینٹیں
جو اوڑکے پڑتی ہیں معاف ہیں مسئلہ حلال گوشت پرندوں کی بیٹ
سوائے مرغ و بط کے پاک ہے مسئلہ جھوٹھا بلّی اور کھلے ہوئے مرغے اور
شکاری چڑیونکا اور گھر میں رہنیوالے جانوروںکا مکروہ ہے جیسے چوہا نیولا
گلہری وغیرہ - جھوٹھا گدہے کا مشکوک ہے یعنے نہ طاہر نہ نجس پس اگر سوائے
گدہے کے جھوٹے کے اور پانی نملے تو بہتر یہ ہے کہ وہ پانی پھینکدے اور تیمم
کرے خواہ اوسی جھوٹے سے وضو بھی کرے اور پھر تیمم بھی مسئلہ جو خون
نکل کر بہے نجس ہے اور بہنے والا خون وہی ہے جو رگوں میں ہوتا ہے مگر شہدا
کا خون اور وہ خون جو جانوروںکے گوشت پر بعد ذبح کے رہجاتا ہے طاہر ہے
مسئلہ گوبر سے لیپی ہوئی زمین پر کپڑا بچھا کر نماز پڑھنا جائز ہے مسئلہ
کسی نجس فرش پر تر پانو رکھنے سے پانو نجس نہیں ہوتے مسئلہ اگر چادر
کا ایک کونا نجس ہو تو دوسرے طاہر کونے پر نماز صحیح ہے مسئلہ جس
جانور میں بہنے والا خون نہیں ہے وہ نجس نہیں اگرچہ حرام ہو مسئلہ
جو جانور پانی میں پیدا ہوتے ہیں اونکے مرنے سے پانی نجس نہیں ہوتا -
مسئلہ برسات کی کیچڑ بضرورت طاہر سمجھی گئی ہے لیکن تا بہ امکان
بچتا رہے مسئلہ اگر بدن یا کپڑا نجس ہوا اور مقام بھول گیا جسطرفسے
چاہے دھوڈالے طاہر ہو جائیگا مسئلہ نجس روئی دہنکنے سے پاک

[illegible]

ہو جاتی ہے۔ مسئلہ نجاست دو طرح پر ہے **اول حقیقی** جبکہ نجاسات مذکورہ
سے کوئی شے لگی ہو اس نجاست میں صرف اوسیقدر بدن یا کپڑا دھونا
چاہیے جہان نجاست لگی ہے **دوسری حکمی** اوریاسے حدث بھی کہتے
ہین اسمین بظاہر کوئی نجاست نہین ہوتی مگر شرع نے حکم نجس کا دیا ہے جیسے
غسل و وضو کی ضرورت

طاہر کرنے والی چیزون کا بیان

مسئلہ آگ ہر شے جلانے سے جبکہ راکھ ہو جاوے پاک ہوتی ہے مسئلہ ہوا نجس
زمین آفتاب یا ہوا سے خشک ہو کر پاک ہوتی ہے۔ ایسے ہی اینٹونکا فرش
چھپر ٹٹی وغیرہ خشک ہونے سے طاہر ہوتی ہین مسئلہ مٹی اگر پانی نہ ملے تو بجاے
غسل اور وضو کے مٹی سے تیمم جائز ہے مسئلہ ہر ایسی شے جو بہتی ہو اور اوسمین
ایسی دہنیت یا کسافت نہو کہ نجاست کو دور نکر سکے جیسے تیل وغیرہ۔ اوس
سے نجاست حقیقی دفع ہو سکتی ہے مسئلہ **پانی** اس سے جملہ نجاستین حکمی ہون
یا حقیقی دور ہو سکتی ہین پانی سے مراد وہ ہے جو آسمان سے برسا یا چشمے اور کنوئین سے
نکلا ہو اور اوسمین کوئی طاہر چیز بھی اسقدر نہ ملی ہو جو اوس سے زیادہ یا برابر
ہو یا اسے گاڑھا کر دے یا اوسے عرف مین پانی نہ کہین جیسے شربت گلاب شوربہ
وغیرہ **مسئلہ** برف اگر گل جاوے تو وہ بھی پانی ہے **مسئلہ** پانی کثیر
دس گز شرعی لنبا دس گز شرعی چوڑا کسی نجس چیز مین ملنے سے بھی نجس
نہین ہوتا جبتک اس نجاست کا رنگ یا مزہ یا بو اوسمین نہ آجاوے یا اوس
نجاست کے ملنے سے گاڑھا نہو جاوے **نجس چیزونکے طاہر کرنیکا
طریقہ** جو نجاست دکھائی دیتی ہے اوسے اسقدر دھوے کہ بالکل زائل
ہو جاوے ہان رنگ وغیرہ اگر بدون سخت مشقت کے نجا سکے تو مضائقہ
نہین۔ اور جو نجاست دکھائی نہین دیتی اوسے تین بار دھووے اور ہر بار

خوب نچوڑے **مسئلہ** ایسی چیزین جنکا نچوڑنا مشکل ہے تین بار دہوئی
جائین اور ہر بار اسقدر توقف کرین کہ قطرے ٹپکنے موقوف ہون طاہر
ہوجائیگی **مسئلہ** جس شے پر رامدن پانی برابر بہے طاہر ہے **مسئلہ** جوتا
اور لٹکا ہوا کپڑا اپنے کنارہ آنچل یا پائنچی وغیرہ کا زمین کی رگڑ سے پاک ہوجاتا ہے
جبکہ اس رگڑنے سے مین نجاست دور ہوجاوے **مسئلہ** چینی اور مٹی کے
برتن اگر ٹوٹ جانیسے بال دار نہون تو دہونیسے پاک ہوجاتے ہین۔ اور
تانبے وغیرہ کے برتن اگر نجس ہوجائین تو دہونا کافی ہے قلعی کی ضرورت
نہین **بیان حکمی نجاستونکا** اسکی بہی دو فصلین ہین **فصل نواقض
وضو** کے بیان مین نجاست کا آگے پیچہے سے نکلنا۔ خون یا پیپ نکل کر بہے پس جبکہ
خون چھلک کر نکلے یا پہوڑے یا زخم مین آجاے اور نہ بہے تو وہ نہ نجس
ہے نہ ناقض وضو۔ قی منہ بہر کے۔ حدث[۱] بالغ کا قہقہہ نماز مین[۲]۔ بیہوشی
جنون وغیرہ۔ اسطرح تکیہ لگاکر سونا کہ اگر ہٹالین تو گر پڑے۔ مباشرت
فاحشہ۔ ہر وہ شے جس سے غسل واجب ہو **طریقۂ وضو** بسم اللہ کہے۔
نیت کرے۔ تین بار دونو ہاتھ گٹون تک دہووے۔ تین بار کلی کرے۔ اور
مسواک بہی سنت ہے۔ تین بار ناک مین پانی ڈالکر بائین چھنگلیا سے صاف کرے
اور زور سے چھنکے۔ تین بار منہ دہووے۔ اسطرح کہ ایک کانسے دوسرے
کان تک اور پیشانی کے بالون سے ٹھوڑی کے نیچے تک خشک نہ رہے۔ اور
داڑہی ہو تو خلال کرے۔ تین بار ہاتھ کہنیون تک دہووے۔ ایک بار تمام
سر کا مسح مع گردن اور کانونکے کرے۔ تین بار دونو پانو ٹخنون سمیت دہوئی
اور انگلیون کا خلال کرے۔ ہر امر مین داہنی طرف سے شروع کرے
کہین بال برابر خشک نہ رہے۔ برابر وضو کرے یعنے درمیان مین اتنا

[۱] سوا نماز جنازہ کے ۱۲

تو قف نہو کہ عضو خشک ہوجاے ۱۳ دنیا کی باتین وضو مین نکرے ۱۴ پانی
زیادہ خرچ نکرے جس آدمی کے ہاتھہ پانو گئے اور منہ زخمی ہوا پانی اور
طاہر مٹی وہ نہ ملین وہ بے تیمم اور وضو کے نماز پڑھے **مسئلہ** جسکے بدن
مین زخم یا بیماری ہو اور پانی مضر ہو اگر اکثر بدن مین عذر ہے تو تیمم کرے
اور اگر اکثر بدن اچھا ہے اور بعض مین عذر تو وضو کرے مقام عذر پر مسح کرے
اور یہی حکم غسل کا ہے ۱۵ **موجبات غسل** ۱ انزال جماع سے ہو خواہ
احتلام سے شہوت کے ساتھہ یا بے شہوت ۲ جماع انزال ہو یا نہو۔ انمین مرد و
عورت برابر ہین۔ مذی نکلنے سے اور سوتے مین فقط خواب دیکھنے سے غسل واجب
نہین ہوتا ۳ حیض و نفاس کا بند ہونا یہ عورتون کے لیے خاص ہے۔ غسل
مین تین فرض ہین ۱ خوب غرارا کرنا ۲ ناک مین پانی پہونچانا ۳ تمام بدن پر ایکبار
پانی بہانا۔ مگر سنت یہ ہے کہ پہلے نجاست بدن سے دور کرکے وضو کرے پھر
تین بار پانی بدن پر بہاے اور داہنی طرف سے شروع کرے نیت وغیرہ غسل
مین نہین ہے **مسئلہ** منجن مسی اگر جم جاے اور پانی کو مانع ہو تو وضو و غسل
نہوگا **مسئلہ** تیل اور مہندی اور میل وغیرہ سے غسل و وضو مین کچھہ
نقصان نہین **مسئلہ** عورتون پر لازم نہین کہ گندھے بال کھولکر غسل
کرین بلکہ بالونکی جڑون مین پانی پہونچانا کافی ہے **مسئلہ** بالی اور نتھہ وغیرہ
کے سوراخ اور انگوٹھی کے نیچے اگر گمان ہو کہ بدون ہلاے پانی نہ پہونچیگا تو
وضو و غسل مین ہلاکر پانی پہونچانا ضرور ہے ورنہ نہین **مسئلہ** پاخانے کے
لیے ڈھیلے لیکر پانی سے طہارت کرنا بہتر ہے ڈھیلے تین سے کم نہون **مسئلہ**
پانی ضرورت سے زیادہ صرف کرنا اور بیہودہ شکوک نکالنا منع ہے **تیمم کا
بیان** تیمم غسل اور وضو کا ایک ہی ہے اول نیت کرے پھر دونون ہاتھ

پاک مٹی پر مار کر منہ پر پھیرے پھر دونو ہاتھ مار کر کہنیون تک ملے اور انگلیونکا
خلال کرے۔ خیال رہے کہ ہاتھ سب جگہ پونہچ جاے۔ جس زمین پر نجاست
پڑے اور خشک ہو جاے وہ نماز کے لیے طاہر ہے تیمم اوسپر نہوگا۔ **تیمم کے
جائز ہونیکی شرطین** ۔ ۱ پانی طاہر نملے ۲ اگرچہ پانی ہو مگر یہ خوف ہو کہ پھر
نہ ملیگا اور پیاس سے ہلاک ہو جائینگے ۔ ۳ یا ایسا مرض ہو یا جاڑا کہ وضو یا غسل
کی وجہ سے خوف ہلاک ہے یا صحت مین دیر ہوگی ۔ یا مرض زیادہ ہو جائیگا ۴
کسی اور قسم کی مجبوری ہو مثلاً مقید ہو یا ڈول رسی نہو۔ غرضکہ ایسی صورتون
مین بلا تردد تیمم کرے **مسئلہ** تیمم کرنے والے کے پیچھے وضو کرنے والے کی نماز
جائز ہے **مسئلہ** جو شخص جانتا ہے کہ وضو و غسل پر قادر نہوگا اور تیمم کرنا
پڑیگا اوسپر لازم نہین کہ صحبت وطی ترک کر دے بلکہ تیمم مثل غسل کے ہے **مسئلہ** تیمم
سے تلاوت قرآن اور مسجد مین جانا اور ہر قسم کے وظیفے اور نماز فرض ہو یا نفل
سب جائز ہین۔ اور جو نمازین تیمم سے پڑہین اونکا دوہرانا نچاہیے جب یہ عذر
رفع ہو جائین یا کوئی شے موجب غسل یا ناقض وضو پائی جاے تیمم ٹوٹ جائیگا

حیض کا بیان یہ ایک خون ہے کہ عورت کے رحم سے بعد بلوغ کے بدون
کسی مرض کے آتا ہے سواے سفید کے ہر رنگ کا ہوتا ہے عورتون کو باعتبار
اپنی عادت کے ابتدا و انتہا و تعداد ایام معلوم رہتی ہے مگر دس دن سے
زیادہ اور تین دن سے کم حیض نہین ہے بلکہ وہ ایک بیماری ہے جسے استحاضہ
کہتے ہین اور طہر پندرہ دن سے کم نہین ہوتا اور اسکی چند صورتین ہین ۱ جو عورت
جسے پہلے بار خون آیا پس وہ اگر تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ خون پاے
اوسے استحاضہ خیال کرے اور باقی حیض ۲ وہ عورت جسے اپنی عادت معلوم ہے
یہ بھی تین دن سے کم یا دس دن سے زیادہ پاے تو استحاضہ ہے۔ اور اگر عادت

سے زیادہ ہو اور دس دن سے زیادہ نہو تو کل حیض ہے۔ اور اگر عادت سے اور دس دن سے بھی زیادہ ہو تو بقدر عادت حیض باقی استحاضہ ہے ان دنوں کی نماز قضا کرے ؎ **مسئلہ** جسے اپنی عادت معلوم تھی پھر استحاضے کی بیماری برابر رہے یہ عورت بقدر عادت حیض اور بعد عادت کے استحاضہ سمجھی اور اگر عادت بھول گئی اسکی فقہانے تفصیل کی ہے ؎ وہ جسے کچھ نہیں معلوم کہ طہر ہے یا حیض وہ ہر نماز کے لیے وضو کرے ؎ وہ جسے یہ معلوم ہے کہ میری عادت حیض کی مثلاً آخر ماہ تھی مگر تعین یوم وغیرہ یاد نہیں اب ایسے اسباب میں شک ہو گا کہ طہر میں داخل ہوئی یا حائضہ ہے یہ عورت ہر نماز کے لیے غسل کرے اور بیس روزے قضا کرے (شامی) ۲؎ جو عورت بحالت استحاضہ بالغہ ہوئی اوسکے لیے ہر مہینے میں دس دن حیض اور باقی استحاضہ ہے اور ایک روایت میں امام ابو حنیفہ سے منقول ہے کہ ہر نماز صرف تین دن نہ پڑھے اور روزے دس دن نہ رکھے (حاشیہ ہدایہ) ؎ وہ عورت جسے کبھی حیض آتا ہے کبھی طہر پس جب دس دن برابر خون آئے تو اوسکے حیض ہونے میں کچھ شک نہیں اور اگر ۱۵ دن طہر رہے تو اوسکی طہارت میں کچھ شک نہیں مگر جبکہ خون ایک دن یا دس دن سے کم آیا پھر ۱۵ دن سے کم طہر ہوا پھر خون آیا اسمیں علما کے قول مختلف ہیں مگر وہ قول جو آسان ہے اور جسپر فتوی ہے یہ ہے کہ جب پہلے خون آیا پھر ایسا طہر ہوا جو ۱۵ دن سے کم ہے پھر خون آیا تو اب اول سے دس دن حیض سمجھے جائینگے باقی استحاضہ ایسا ہی ہر ماہ میں ہو گا مثلاً دو دن خون آیا پھر ۱۲ دن طہر رہا پھر ایک دن خون آیا یہ کل ۱۵ ایام ہوئے اسمیں ∴ اپہلے حیض ہیں باقی استحاضہ **نفاس** وہ خون ہے جو بعد پیدا ہونے لڑکے کے آتا ہے چالیس دن سے زیادہ نہیں ہوتا اگر زیادہ ہو تو استحاضہ ہے **احکام حیض و نفاس** نماز

روزہ۔ قرآن پڑھنا چھونا مسجد مین جانا کعبے کا طواف۔ جماع حرام ہے۔ نماز
معاف ہے۔ روزہ دن کی قضا کرے **مسئلہ** باکرہ کو حالت حیض مین اور ثیبہ
کو ہمیشہ کرسُف رکھنا مستحب ہی **مسئلہ** حائضہ نے شام کو کرسُف رکھا اور صبح
کو کرسف مین خون نہ پایا شام سے طاہرہ ہے نماز قضا کرے اور اگر غیر حائضہ نے
شام کو کرسُف رکھا اور صبح کو خون پایا اسوقت حائضہ سمجھی جائیگی **مسئلہ**
نماز کا وقت آیا عورت نے نماز نہ پڑھی پھر حائضہ ہو گئی یہ نماز معاف ہے۔ اور
آخر وقت طاہرہ ہوئی تو یہ طہارت اگر دس دن کے اندر ہے اور اتنا وقت
پایا جسمین جھٹ پٹ نہا کے نیت باندھ کے نماز واجب ہوئی نہ پڑھ سکے تو قضا
کرے۔ اور اگر بعد دس دن کے طاہرہ ہوئی تو صرف بقدر نیت وقت
پانا کافی ہے **مسئلہ** جو عورت دس دن کے اندر طاہرہ ہوئی اور ابھی بعد دن
اتنی مہلت کے جسمین نہا سکے وطی نچاہیے اور اگر بعد دس دن کے طاہرہ
ہوئی تو معاً وطی حلال ہے **مسئلہ** حائضہ کو روزہ حرام ہے پس اگر تھوڑا
بھی دن باقی ہے اور حائضہ ہوئی روزہ ٹوٹ گیا قضا کرنا پڑیگا اور جب دن
کو طاہر ہوئی روزہ نہو گا مگر شام تک کھانا پینا نچاہیے **متفرقات مسائل
حیض و نفاس** حیض و نفاس مین عورت کے پاس سونا اور اس سے
اختلاط کرنا اوسکے ساتھہ کھانا پینا غرضکہ ہر قسم کی معاشرت سواے وطی کے
جائز ہے اور احادیث نبویہ علیہ السلام سے ثابت ہی یہ رسوم کہ ایسی حالت
مین عورت کو محض نجس سمجھین اور قریب نجائین کھانا پینا ترک کرین اوسکا پیتا
جھوٹا وغیرہ نجس جانین محض لغو و تقلید ہنود ہے بلکہ اعتقاد انکا موجب کفر
ہے معاذ اللہ صحیحین کی روایت سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ
وسلم اپنی بیبیون کے پاس حالت حیض مین آرام فرماتے اور ہر قسم کی اختلاط

سوائے وطی کے کرتے پس جو کوئی اسے بُرا جانے بیشک گنہگار ہے مستحاضہ اور سلسل بول وغیرہ یہ سب بیماریاں ہیں ایسے عارضون کا یہ حکم ہے کہ ہر نماز کے لیے نیا وضو کرے پس جبکہ ظہر کا وضو کیا اب جبتک ظہر پڑھ لے خون استحاضہ آیا کرے وضو باقی اور نماز جائز ہے اور جبتک وقت باقی ہے نوافل وغیرہ جو چاہے پڑھے ہان جب وقت گذر جائیگا وضو جاتا رہیگا البتہ اگر دوسرے قسم کا خون آیا یا پیشاب وغیرہ کیا تو وضو ہر حال مین جاتا رہا یہی حکم ہر ایسے عارضے کا ہے جسمین وضو نہ ٹھہر سکے **مسئلہ** استحاضے مین وطی حلال ہے یہ عورت مثل بے وضو کے ہے قرآن پڑھے مگر مس نکرے مسجد مین جائے

خاتمہ

مطالب ضروری کے بیان مین واضح رہے کہ کسی چیز کا نجس ہونا یا طاہر ہونا عقلی امر نہین ہے بلکہ شرعی ہے جیسے شارع نے ہمکو بتایا ہے ورنہ پاخانے سے صرف آبدست اور منی سے تمام بدن کا غسل کبھی عقل تجویز نکرتی پس مسلمانون کو نچاہیے کہ ہنود کیطرح محض طبیعت اور عقل سے نجس اور طاہر قرار دین مثلاً پاخانے کا بچا ہوا پانی یا برتن مثل نجس کے متصور ہو یا تیمم سے نماز یا وظیفہ پڑھنا اچھا نجانین یا حیض ونفاس والی عورتون سے کنارہ کشی کرین۔ یا بعض کثیف پیشون یا کپڑونکی وجہ سے نماز ترک کردین اور مثل اسکے جسقدر رسوم واہیات جاری ہین بعض لغو ہین اور اگر اوسپر اعتقاد کیا تو اسلام مین کلام ہوگا نہو سکے تو بوقت ضرورت نجاست غلیظہ سے بقدر ایک درم و نجاست خفیفہ سے ایک بالشت لنبا چوڑا معاف تصور کرکے نماز پڑھ لیا کرین حدیثون مین آیا کہ آنحضرتؐ نے اور ابوہریرہؓ نے بلی کے جھوٹے سے وضو کر لیا اور کوئی برتن غسل یا پاخانہ کے لیے علیحدہ نہ تھا پس ایسے خیالات فاسد شان اسلام سے نہین ہین

ہان اسلام مین جہان تک ہو سکے نفاست اور لطافت اور پاکیزگی محبوب و مرغوب ہے مگر نہ اسقدر کہ حد شرعی سے تجاوز کر جاے واللہ لا یحب المعتدین ہماری یہ غرض نہین کہ آدمی کثیف الطبع ہو جاے مثلاً میلے برتن کا پانی یا حقے کا پانی یا نہایت کثیف کپڑے وغیرہ سے پرہیز نکرے یا ہمیشہ بلی وغیرہ کے جھوٹے کو استعمال مین لایا کرے اسلیے کہ ان چیزون مین طبعی کراہت موجود ہے مگر نہ انکو نجس جانے نہ زیادہ شک کرے بلکہ درجۂ اوسط اختیار کرے **شعر** بزہد و ورع کوش و صدق و صفا ٭ ولیکن میفزاے بر مصطفے ٭ کیونکر مسلمانونکے دل قبول کرتے ہین کہ تمہاری طہارت آنحضرت سلطان الطاہرین اور آپکے اصحاب کی طہارت سے زیادہ ہو جائیگی ٭ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ٭ بلکہ طہارت وہی ہے جسے آنحضرت اور صحابہ طہارت جانتے تھے باقی وہم و جنون ہے اور جب سعادتمند آدمی اپنے جسم اور کپڑون کو ظاہری نجاستون سے طاہر کر چکے ضرور ہے کہ دل کو بھی نجاست کفر و شرک و بغض و حسد و آلائش حب غیر و میل معاصی سے پاک کرے اور مال حرام سے جو سب سے زیادہ نجس ہے باز رہے کیونکہ نجس ظاہری دھونے سے طاہر ہوتا ہے اور نجس باطنی دوزخ کی آگ کا محتاج ہے ثابت ہے کہ تھوڑا حلال مال بہت مال حرام سے بہتر ہے اور جو تھوڑے حلال رزق پر کفایت کرے اللہ اسکے تھوڑے نیک عمل پر اکتفا فرماے۔ اللھم طھر قلوبنا واستر عیوبنا واغفر ذنوبنا انت ارحم الراحمین لمین اللھم صل وسلم وبارک علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت وسلمت وبارکت علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید

تمت

بار دوم محمد تیغ بہادر کے اہتمام سے مطبع انوار محمدی لکھنؤ مین چھپے